علما اور دورِ جدید کے مسائل

''حضرات فقہاء کرام کے مدارک بڑے عظیم ہیں۔ انہوں نے اسی لیے فرمایا ہے، مــن لــم یعرف اھل زمانہ فھو جاھل ۔ جو اپنے زمانہ سے واقف نہ ہو، وہ عالم نہیں جاہل ہے۔ اس واسطے کہ کسی بھی مسئلہ کا اہم ترین حصہ اس کی صورت واقعہ ہے۔ اسی لیے لوگوں نے کہا ہے، ان تـصـویـر المسئلۃ نصف العلم ۔ جب تک صورت مسئلہ واضح نہیں ہو جاتی، اس وقت تک جواب صحیح نہیں ہو سکتا اور صورت مسئلہ کے صحیح سمجھنے کے لیے حالات حاضرہ اور معاملات جدیدہ سے واقفیت ضروری ہے۔ غالباً میں نے امام سرخسی رحمہ اللہ کی مبسوط میں پڑھا کہ امام محمدؒ کا معمول تھا کہ وہ تاجروں کے پاس بازاروں میں جاتے اور دیکھتے کہ تاجر آپس میں کس طرح معاملات کرتے ہیں۔ کسی نے دیکھا تو پوچھا کہ آپ کتاب کے آدمی ہیں، یہاں کیا کر رہے ہیں؟ فرمایا، میں یہاں اس لیے آیا ہوں تاکہ معلوم کر سکوں کہ تجارت کا عرف کیا ہے، ورنہ میں صحیح مسئلہ نہیں بتا سکتا۔ یہ حضرات اس زمانہ کا عرف، معاملات اور دوسری چیزیں معلوم کرنے کا اتنا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ جب ہم لوگ سازش کے تحت بازاروں اور دیوانوں سے الگ کر دیے گئے تو بجائے اس کے کہ ہم اس سازش کو ناکام بنانے کی فکر کرتے، ہم نے خود اس صورت حال کو قبول کر لیا، پھر اس سے باہر نکلنے کی ہم نے فکر نہیں کی۔ اس صورت حال کو ختم کیے بغیر ہم اپنے دین کو زندگی کے شعبوں میں برپا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یعنی جب تک ہم ایک طرف یہ کوشش نہ کر لیں کہ ان معاملات کا صحیح ادراک ہو جائے اور ان کا صحیح حکم معلوم ہو جائے، پھر تمام شعبہ ہائے زندگی میں عملی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی جائے، اس وقت تک ہم انقلاب برپا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ایک فقیہ کی صرف اتنی ہی ذمہ داری نہیں ہے کہ یہ کہہ دے کہ فلاں چیز حرام ہے۔ دیکھیے، ہمارے فقہا کے کلام میں یہ نظر آتا ہے کہ جہاں کہہ دیا حرام ہے، پھر یہ کہتے ہیں ''والمخرج کذا''۔ وہ متبادل راستہ بھی بتاتے ہیں۔''

(مولانا محمد تقی عثمانی)